Date: ________ Day: ________

پرچہ اسلامیات

نام سعدیہ اسحاق

سوال نمبر 1 :-

دین کے مفہوم اور اسکی اہمیت کی وضاحت کریں؟ کسی فرد اور معاشرے میں اسکی کیا اہمیت ہے وضاحت کریں؟

جواب

تعارف

دین عربی زبان کا لفظ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ذکر دین اسلام کے نام سے کیا ہے۔ دنیا میں صرف تین مذاہب ہیں جو الہامی ہیں ان میں اسلام، عیسائیت اور یہودیت شامل ہے۔ عیسائیت اور یہودیت اپنی اصل حالت میں موجود نہیں۔ اسلام وہ واحد دین ہے جو تا قیامت اپنی اصلی حالت میں قائم رہے گا۔ دین ہمارے زندگی میں نہ صرف انفرادی طور بلکہ اجتماعی طور پر مکمل رہنمائی دیتا ہے۔

دین

لفظی معنی: دین عربی زبان کا لفظ ہے جس کے

CS CamScanner

Date:______ Day:______

معنی "سربلندی یا غلبہ حاصل کرنا"

اصلاحی معنی

اسلام دین ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔

شریعت کی رو سے۔

1- اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اعلیٰ کو تسلیم کرنا
2- اللہ تعالیٰ کے بتائے احکامات پر عمل کرنا
3- اللہ تعالیٰ کے بتائے قوانین کی پاسداری کرنا
4- سزا و جزا پر یقین رکھنا

دین کی اہمیت:

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔
"اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہی ہے"
(3:19)

دین کی ہماری زندگی میں بہت اہمیت ہے پیدائش سے لیکر بین الاقوامی دنیا سے رابطوں تک ہر شعبے میں بہترین رہنمائی دیتا ہے۔

ڈاکٹر اسرار احمد کے مطابق

"دین عقائد، عبادات، سماجی تہوار
سماجی نظام، سماجی و معاشی اور نظام

Date:________ Day:________

انصاف کے مجموعے کا نام ہے۔"

دین کامل ہیں جو نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی طور پر بھی رہنمائی دیتا ہے۔ دین ایک الہامی دین ہے جس کی عبادات اور عقائد انسانوں کے بنائے ہوئے نہیں بلکہ الہامی ہیں۔ دین حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی بھی کرتا ہے۔
نبی کریمؐ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا۔

"تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا کئے گئے تھے۔ تم سب بھائی بھائی ہو۔" اب تمہارے خون، تمہاری عزتیں اور تمہارے اموال ایک دوسرے پر حرام ہیں۔"

اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی پسندیدہ دین اسلام ہے۔ دین نام ہی خیر خواہی کا ہے۔ جو نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مسلم کو بھی ان کے حقوق دیتا ہے۔

"آج میں نے تم پر تمہارا دین مکمل کر دیا۔ اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور دین اسلام کو (بحثیت) دین تمہارے لئے پسند کیا۔"

(المائدہ)

Date: ______ Day: ______

کسی فرد اور معاشرے میں دین کی اہمیت

انفرادی طور پر

1۔ تسکین روح

دین ایک مکمل ضابطہ حیات ہے
جو انسان کو ہر مشکل، پریشانی دکھ تکلیف میں
کیسے رویہ رکھنا ہے رہنمائی کرتا۔ کیونکہ انسان کی
عبادت کا مرکز اللہ تعالی کی ذات ہے۔ اس لئے

"دلوں کو تسکین اللہ کے ذکر سے حاصل ہوتی ہے۔"

مشکل میں پریشانی میں اللہ سے ذکر کرنا چاہیے
جس سے دل کو سکون و اطمینان حاصل ہوتا ہے
قرآن مجید میں نماز اور صبر سے کام لینے کی
تلقین کی گئی ہے۔

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے۔
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

2۔ امید

دین انسان کو زندگی میں کوئی مقصد

Date: ________ Day: ________

اختتامیہ:

دین ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں مکمل رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ دین نا صرف انفرادی بلکہ معاشرتی طور پر بھی مکمل ہدایت کا ذریعہ ہے دین کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل کر کے ہم ایک مثالی زندگی گزار سکتے ہیں۔

سوال نمبر 5:-

۱۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر

امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں امر بالمعروف سے مراد ہے "نیکی کا حکم دینا" و نہی عن المنکر سے مراد ہے "برائی سے روکنا" انسان کو اچھائی اور برائی میں فرق کرنے کے لئے جو چیز نازل کی گئی وہ شریعت ہے۔ نبی کریم ؐ نے فرمایا۔

"مومن وہ ہے جو برائی کو دیکھے تو ہاتھ سے روکے اس کی سکت نہ ہو تو زبان سے روکے اس کی بھی سکت نہ ہو تو برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے"

(حدیث)

Date: Day: Date:

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر برے کاموں سے بچنے اور سیدھے راستے پر چلنے کا بیان کیا گیا ہے۔ ایک جگہ ہے کہ

"تم بہترین امت ہو لوگوں کو نیکی کے کاموں کا حکم دیتے ہو اور برائی کے کاموں سے روکتے ہو۔"

(آل عمران)

ذاتی زندگی امر بالمعروف و نہی المنکر کے فوائد

1. تزکیہ نفس

انسان کو جب یہ پتہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ کے سامنے اپنے اچھے اور برے اعمال کا جواب دہ ہوگا تو وہ اللہ کے ڈر سے برے کام سے بچتا ہے اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے اور اس کو برائی کے راستے پر راغب ہونے سے بچاتا ہے۔

"مومن تو وہ ہیں جو اللہ سے ڈرتے ہیں"

(العصر)

Date: Day:

2- تکبر و حسد سے اجتناب

امر بالمعروف و نہی المنکر کا تصور انسان کو تکبر و حسد سے بچاتا ہے کیونکہ فخر و تکبر صرف و صرف اللہ کی ذات کے لئے ہے یہ انسان کی شان سے نہیں ہے وہ تکبر کرے اور دوسروں کو برا جانے۔

غرور اور تکبر کرنا بھی شرک ہے۔

(ابن التیمیہ)

ابلیس جنت سے اس لئے نکالا گیا کیوں اس کو اپنے آپ پر اپنی عبادات پر تکبر تھا اور اس نے اللہ کے حکم کی کھلم نافرمانی کی۔

دل پاک نہیں ہے تو پاک ہو سکتا نہیں انساں۔
ورنہ ابلیس کو بھی آتے تھے وضو کے فرائض بہت

3- ریاکاری اور دکھاوے سے بچنا

جب انسان کو اللہ کو اپنے کاموں کو جوابدہ ہونے کا احساس ہوتا ہے وہ ریاکاری اور دکھاوے کے کام نہیں کرتا۔ آج کل لوگ دکھاوے اور ظاہری نمود و نمائش میں اپنی اصلی تعلیمات کو بھول گئے ہیں

"دنیا محض دھوکے کا سامان ہے۔"

(القرآن)

Date: Day:

اجتماعی طور پہ

1۔ معاشی نظام:

دین اسلام ہمیں حلال و
حرام میں فرق بتاتا ہے کسی طرح معاشی نظام کو
چلایا جائے۔ اسلام کے معاشی نظام میں سود
کی سخت ممانعت کی گئی ہے۔ سود کا کاروبار کرنے
اور سود کا لین دین کرنے والوں کی سخت سزا ہے۔
اسلام حلال رزق کمانے اور اس کو خرچ کرنے
کی تلقین کرتا ہے۔

"رزق حلال کا حصول عین عبادت ہے"

2۔ خاندانی نظام / سماجی نظام

دین ہمیں معاشرے میں رہنے کے
لئے اصول بتاتا ہے دو لوگوں کو آپس میں
جوڑنے کے لئے نکاح کا بتاتا ہے جس سے خاندان
بڑھتا ہے۔ میاں بیوی کے حقوق، اولاد کے
حقوق کیا ہیں۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک
کا برتاؤ کرنا چاہیئے۔

"والدین کو اف تک نہ کہو" (القرآن)

CamScanner

Date: ____________ Day: ____________

ایک اور جگہ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

"تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں سے اچھا ہے"

(حدیث)

3- نظامِ عدل

دین مساوات اور عدل کا درس دیتا ہے نبی کریمؐ سب سے بڑے منصف تھے۔ حضرت محمدؐ کہا کرتے تھے۔ انسان (اسلام میں سب) میں برابر ہیں یہ نہیں ہو سکتا کہ اگر اس کسی اعلیٰ نسب نے گناہ کیا ہے تو اسے معاف کر دیا جائے۔ ایک دفعہ ایک اعلیٰ قبیلے کی عورت نے چوری کی تو اس کی سفارش کرنے پر آپؐ نے فرمایا محمدؐ کی قسم! اگر بنتِ فاطمہ بھی چوری کرتی تو اس کے ہاتھ کاٹ دیئے جاتے۔

4- بین الاقوامی تعلقات

دنیا میں رہتے ہوئے دوسرے ممالک سے تعلق استوار کرنا بھی ضروری ہے دین اس معاملے میں مکمل درس دیتا ہے۔ نبی کریمؐ بہت بڑے سفارت کار تھے۔ انہوں دوسرے ممالک روم، یمن وغیرہ کے بادشاہوں سے کیسے تعلق بنائے ان کے خطوط ہمیں مکمل اصول بتاتے ہیں۔

Date: Day:

دیتا ہے یورپ میں ایسا کوئی تصور نہیں وہاں کے لوگ خودکشی کر لیتے ہیں وہ نا امید ہو جاتے ہیں۔ ان کی اصلاح اور رہنمائی کا کوئی ایسا ذریعہ نہیں جو ان میں امید پیدا کرے اس کی بالنسبت دین انسان کو مایوس نہیں ہوتا ہے اسے اللہ پر یقین ہوتا ہے۔ کہ وہ جو کریں گے بہتر ہوگا۔ اللہ سے دعا کرتا ہے۔

"اور وہ نماز اور صبر سے کام لیتے ہیں۔"

3- اعلی کردار کی تشکیل

دین ایک انسان کے اعلی کردار کی تشکیل کرتا ہے وہ انسان کو اچھے اور برے میں فرق بتاتا ہے کون سے راستے نیکی اور کون سے برائی کی طرف لے جائیں۔ حضرت محمدؐ کی زندگی ہمارے لئے مکمل نمونہ ہے

"بے شک مجھے انسانیت کی طرف معلم بنا کر بھیجا گیا۔"

(حدیث)

4- تقوی

دین میں انسانیت کا معیار تقوی کی بنیاد پر ہے۔ ہندوؤں میں برہمن کو سب سے اونچا اور

Date: Day:

شودر کو کم تر ذات سمجھا جاتا ہے لیکن ہمارے دین میں کوئی بھی ذات پات، پیسے، عہدے کی وجہ سے بڑا نہیں سمجھا جاتا۔

"کسی کالے کو گورے پر کسی گورے کو کالے پر فضیلت حاصل نہیں کسی عجمی کو عربی پر کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں۔ برتری کا معیار تقوی پر ہے۔"

(خطبہ حجۃ الوداع)

5- عاقبت کی کمائی

دین ہمیں بتاتا ہے کہ ہمیں اس دنیا میں ہمیشہ نہیں رہنا بلکہ اس کے بعد زندگی ہے آخری کی زندگی جس میں ہمیں دنیا کے اعمال کا جواب دہ ہونا ہے۔ ہندو مذہب کے لوگوں اس پر یقین نہیں رکھتے کہ مرنے کے بعد انسان کو دوبارہ زندہ کیا جاتا ہے۔ لیکن دین اسلام کے ماننے والے دنیا میں اپنی زندگی دیکھا اللہ اور اس کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق گزارتے ہیں۔ تاکہ دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کو حصول کی کوشش کرتے رہیں۔

"اے اللہ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں قبر کے عذاب سے بچا۔"

(سورہ آل عمران)

Date: Day:

اجتماعی طور پر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے فوائد

1- معاشرتی زندگی۔

ضرورت مندوں کی مدد کرنے کا احساس ہوتا ہے اگر ہمارے آس پاس رشتہ داروں اور ہمسایوں میں کوئی تکلیف میں ہے تو اس کی مدد کریں انسانیت کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے اگر ہم جان بوجھ کے کسی کے کام نہیں آتے برا سلوک کرتے ہیں، ہم اس کے لئے اللہ کو جواب دہ ہیں۔

2- سیاسی معاملات۔

سیاست کے معاملات میں نیکی کو بڑھاوا دینی چاہیے اور برائی کو روکنا چاہیے۔ عوام کو اپنے ووٹ کا درست استعمال کرنا چاہیے ان لوگوں کو آگے لانا چاہیے۔ جو لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے کام کریں۔ اگر حکمران ٹھیک کام نہیں کر رہا وہ ظالم ہے تو ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنا چاہیے چاہے اس میں آپ کی جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔

CamScanner

3- معاشی نظام:

اسلام کہتا ہے سو ہمارا معاشی نظام سود سے پاک ہونا چاہیے۔ سودی نظام کو ختم کرنے کے اقدامات اٹھانا چاہیے۔ سود کو فروغ دینے کی بجائے اس کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے تاکہ اسلامی ریاست میں معیشت کا ایسا نظام ہو جو اسلام کے اصولوں کے مطابق ہو۔

اختتامیہ:

الغرض امر بالمعروف و نہی منکر کے ذریعے انسان میں اللہ کے سامنے جواب دہی کا احساس ہوتا ہے۔ اگر دنیا میں انسان برے کاموں سے بچ بھی جائے گا لیکن آخرت میں جواب دہ ہوگا۔

ب) اسلام میں اقلیتوں کے حقوق

اسلام میں اقلیتوں کو ذمی کہا جاتا ہے۔ "ذمی" عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے "ذمہ داری"۔ اسلام انہیں بوجھ نہیں سمجھتا ان کو اپنی ذمہ داری قرار دیتا ہے۔ ان کو ہر طرف سے تحفظ اور سکیورٹی دیتا ہے

Date:______ Day:______

1۔ سیاسی حقوق۔

اقلیتوں کو اسلام نے ووٹ دینے کا حق دیا ہے۔ سیاست میں اقلیتوں کو نمائندگی کا پورا پورا حق حاصل ہے۔ مسجد نبوی اور نبی کریم کے پاس مختلف غیر مسلموں کے وفد آتے تھے اور آپ ان کی خود میزبانی کرتے تھے۔ اقلیتیں آزادنہ اپنی رائے کا بغیر خوف کے اظہار کر سکتی ہیں

2۔ مذہبی حقوق

اقلیتوں کو اپنے مذہب کے مطابق زندگی گزارنے کی مکمل آزادی ہے اسلام اقلیتوں کی عبادت گاہوں کی بھی حفاظت فراہم کرتا ہے۔

3۔ معاشی حقوق

اسلام اقلیتوں کو حق دیتا ہے کہ وہ جو چاہیں اپنی مرضی کا کام کریں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ کام غیر قانونی نہ ہو اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں کے منافی نہ ہو۔ نبی کریم کے دور میں غیر مسلموں کو ماہانہ وظیفے بھی دیئے جاتے تھے۔

CamScanner

Date: Day:

۶- قانونی حقوق

قانون کی نظر میں مسلمان اور غیر مسلم برابر ہیں اسلام نے اقلیتوں کو اتنا حق دیا ہے کہ وہ اگر چاہیں تو ان کا فیصلہ ان کے مذہب کے مطابق کر دیا جائے اسلام میں اس کی اجازت ہے۔

اقلیتوں کی ذمہ داری

- ان کو اس بات کی اجازت نہیں کہ نبی کی شان میں گستاخی کریں۔
- اقلیتیں آزادانہ طور پر اپنی مذہبی تعلیمات کی دعوت نہیں دے سکتیں
- اسلامی ریاست کے خلاف جاسوسی اور غداری بھی نہیں کر سکتے۔

پاکستان میں اقلیتوں کی صورت حال۔

پاکستان ایک آئینی ملک ہے آئین کے مطابق تمام شہریوں کے برابری کے حقوق ہیں پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق مسلمانوں سے زیادہ ہیں اسلام کہتا ہے قاضی مسلمان ہو لیکن پاکستان کی تاریخ میں غیر مسلم قاضی جسٹس اے آر کرنیلس اور رانا داس (بھگوان) رہ چکے ہیں

Date: Day:

MCQs سوالنمبر 7:

1 Hazrat Uzair (A.S)
2 To stand
3 06
4 .
5
6 Hazrat Umer Bin Khitab (R.A)
7 Salat
8
9 10th
10 Dr. Qibla Ayaz
11 571 AD
12 Qaswa
13 Hafesah Bin e umer
14
15 Al Kahf
16 Al-Anfal
17 Jordan
18 Muhammad bin Islamaeel.
19 Lying
20 One fifth

CS CamScanner